بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحریکِ آزادیٔ ہند المعروف بہ تحریک ریشمی رومال

کا ایک روشن باب

اسیرِ مالٹا
حضرت مولانا عُزیر گُل رحمہ اللہ

تذکرہ و سوانح اور سیرت و افکار

مولانا عبدالقیوم حقانی

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ
خالق آباد ضلع نوشہرہ (سرحد) پاکستان

2055

Marfat.com

943

۱۱۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحریکِ آزادیٔ ہند المعروف تحریکِ ریشمی رومال
کا ایک روشن باب

اسیرِ مالٹا
حضرت مولانا عزیر گل رحمہ اللہ

تذکرہ و سوانح اور سیرت و افکار

◎

مولانا عبدالقیوم حقانی

◎

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ
خالق آباد ضلع نوشہرہ (سرحد) پاکستان

Marfat.com

112098

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ---------- اسیر مالٹا مولانا عزیر گلؒ

تصنیف ---------- مولانا عبدالقیوم حقانی

کمپیوٹر کمپوزنگ ---------- گل رحمان رکن القاسم اکیڈمی

پروف ریڈنگ ---------- جناب سراج الاسلام سراج

صفحات ---------- 46

تعداد ---------- 1100

قیمت ---------- 15روپے

تعدادِ اشاعت بارِ دوم ---------- ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ/ دسمبر 2005ء

ناشر ---------- القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ

برانچ پوسٹ آفس' خالق آباد نوشہرہ

ملنے کے پتے

☆ صدیقی ٹرسٹ' صدیقی ہاؤس' المنظر اپارٹمنٹس 458 گارڈن ایسٹ، نزد لسبیلہ چوک، کراچی

☆ مولانا سید محمد حقانی ' مدرس جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، ضلع نوشہرہ

☆ مکتبہ سید احمد شہید ' ۱۰ الکریم مارکیٹ ' اردو بازار ' لاہور

☆ مولانا خلیل الرحمٰن راشدی صاحب' جامعہ ابوہریرہ' چنوں موم ضلع سیالکوٹ

☆ مکتبہ آبِ حیات ۳، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

☆ مکتبہ سید احمد شہید بالمقابل دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

اس کے علاوہ یہ کتاب اکوڑہ خٹک اور پشاور کے [illegible] میں دستیاب ہے۔

Marfat.com

فہرست مضامین

صفحات

سخن ہائے گفتنی ------------	5
اسیر مالٹا مولانا عزیر گلؒ ------------	9
ایک جامع الکمالات شخصیت ------------	10
رفتم، و از رفتن من عالمے تاریک شد ------------	11
کچھ مسیحا تھے کہ مردوں کو جلا کر چل دیئے ------------	12
ریشمی رومال کی تحریک اور تاریخی پس منظر ------------	13
مولانا عزیر گلؒ کی خاندانی نجابت اور شرافت ------------	15
جہاد حریت، استخلاص وطن اور تحریک ریشمی رومال ------------	16
شیخ الہندؒ مشن کی تکمیل اور جہاد افغانستان ------------	18
مولانا عزیر گلؒ جنود ربانیہ کے جرنیل ------------	20

Marfat.com

فہرست مضامین

صفحات

حضرت مدنیؒ، مولانا عزیر گلؒ کا تعارف کراتے ہیں ۔۔۔	21
مولانا عزیر گلؒ سی آئی ڈی رپورٹ کے آئینہ میں ۔۔	23
تحریک ریشمی رومال، ایک نادر تاریخی عجوبہ ۔۔۔۔۔	25
تحریک ریشمی رومال کی وجہ تسمیہ اور ایک جائزہ ۔۔	27
گرفتاری اور اسارت مالٹا کی چند تاریخی شہادتیں ۔۔	32
مکہ معظمہ میں گرفتاری ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	33
مصر کے قید خانہ کے حالات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	34
تمام رفقاء سے سوالات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	36
مولانا عزیر گلؒ کی اہلیہ کا تذکرہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔	37
حضور ﷺ کی زیارت۔۔۔۔۔۔۔۔۔	41
تواضع کی انتہاء، تاریخی روایات کی اصلاح اور صائب کا مشورہ	43

Marfat.com

سخن ہائے گفتنی

الحمدلحضرة الجلاله والصلوٰة والسلام علی خاتم الرساله

تاریخ اور سن تو یاد نہیں البتہ اتنا یاد پڑتا ہے کہ سال دورہ حدیث کا تھا اس لحاظ سے ۱۹۷۸ء بنتا ہے اپنے محسن و مربی اور شفیق استاذ سیدی شیخ الحدیث محدث کبیر حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ العزیزؒ بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی خدمت و قربت اور صحبت حاصل تھی ان کے محلے کی جامع مسجد (قدیم دارالعلوم حقانیہ) میں قیام تھا حضرتؒ نے اپنی خصوصی شفقت و محبت سے اپنے بھائی کے مکان کے اوپر کا بالاخانہ مرحمت فرمایا تھا اسی میں قیام ہوا کرتا تھا۔ سادسہ سے دورہ حدیث تک مجھے یہاں قیام، حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی صحبت، خدمت، معیت اور اسفار میں رفاقت کی سعادت حاصل رہی "صحبتے با اہل حق" کا آغاز یہاں سے ہوا، اکابر علماء دیوبند کے تذکرے، واقعات، انقلاب آفرین حکایات اور تاریخ، حضرت کی شیرین اور آثر آفرین زبان سے سننے میں آتے یقیناً حیرت انگیز اثر چھوڑتے ان تذکروں میں، حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، شیخ العرب والعجم

Marfat.com

مولانا سید حسین احمد مدنیؒ ' اسیر مالٹا حضرت مولانا عزیر گلؒ ' حکیم الامت حضرت تھانویؒ سر فہرست ہوا کرتے تھے ' حضرت مولانا عزیر گلؒ کا تعارف ہوا ' عظمت شان دل میں بیٹھی اور پھر یہ چنگاری بھڑکی اور ایسی بھڑکی کہ ایک روز مولانا عزیر گلؒ کی خدمت میں پہنچادیا ' دورہ حدیث کے اسباق ختم ہوئے تو برادر مکرم حضرت مولانا قاری محمد عمر علی صاحب (مہتمم جامعہ تحسین القرآن نوشہرہ) اور برادر مکرم حضرت مولانا حافظ سعید احمد صاحب کی معیت میں سخاکوٹ پہنچے اور وہاں سے مولانا مرحوم کے گاؤں کے لئے پیدل روانہ ہوئے ' جنگل ہی جنگل تھا گھنے درخت تھے رات کی تاریکی تھی ' سردی نے نڈھال کر دیا ' کبھی اتنے پیدل نہیں چلے تھے اب عشق و محبت نے چلا دیا تھکن ہو گئی مگر محبت نے ہار نہیں مانی کشاں کشاں حضرتؒ کی خدمت میں پہنچادیا ' رات کافی بیت چکی تھی حضرتؒ کو ہماری آمد کا علم ہوا تو خود تشریف لائے کھانا خود لائے اور اپنے مبارک ہاتھوں سے توڑ توڑ کر کھلاتے رہے ' واہ! کیا لمحات تھے کتنی مبارک ساعتیں تھیں ' ہماری طالب علمانہ گفتگو تھی ' ٹوٹے پھوٹے ' الٹے سیدھے سوالات تھے مگر حضرتؒ نے اکابر علماء دیوبند اور حضرت شیخ الہندؒ کی سیرت و سوانح اور تاریخ کے مختلف ابواب کھول کھول کر سامنے رکھ دیئے ۔

مولاناؒ کی نورانی صورت ' مسکراتا ہوا روشن چہرہ ' شفقت سے بھرپور گفتگو ' عالمانہ مگر شگفتہ باتیں ' محبت آمیز رویہ ' آنے والے مہمانوں (خاص کر

Marfat.com

طلباء) کی عزت و توقیر اور خاطر و تواضع، ان سب باتوں نے مل جل کر اور مولانا کی باوقار شخصیت نے بے حد متاثر کیا ہم سمجھ رہے تھے کہ ہمیں قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کا دامن شفقت مل گیا ہے اور کیوں نہ ملتا کہ حضرت تو ان ہی کا عکس جمیل تھے رات کی صحبت طویل تھی دیر تک ساتھ رہے اور پھر ہمارے لئے بستروں کا انتظام خود فرمایا آخری مرحلے تک ایک ایک چیز کا اہتمام کر کے منگواتے رہے اور ہمیں راحت و آرام پہنچانے اور اطمینان سے سلانے کے بعد تشریف لے گئے صبح کا ناشتہ اب تک یاد ہے اپنے ہاتھوں سے کھلاتے رہے اور پند و نصائح اور تجربات و ہدایات سے نوازتے رہے اس کے بعد پھر تو حاضریاں ہوتی رہیں اور ہم لوگ مزے لوٹتے رہے مگر اتنا شعور کب تھا کہ کاغذ و قلم لیکر، ارشادات و ہدایات کو محفوظ کر لیتا، بہر حال اب جتنا کچھ بھی بن پڑا آئندہ صفحات پر وہی نذر قارئین ہے۔

پیش نظر رسالہ المجاہد الکبیر حضرت مولانا عزیر گلؒ کی سیرت و سوانح اخلاق و عادات اور تاریخی و انقلابی کردار کی ایک اجمالی جھلک ہے جو موصوف کے سانحہ ارتحال کے موقع پر "ماہنامہ الحق" دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے لئے تحریر کیا گیا تھا حسب معمول الحق کے ادارتی کالم میں مرحوم کے سانحہ ارتحال میں تعزیتی شذرہ لکھنا تھا، جب لکھنے بیٹھا تو ایک طویل مقالہ لکھ بیٹھا جو "ماہنامہ الحق" دسمبر ۱۹۸۹ء اور فروری، مارچ ۱۹۹۰ء میں مسلسل شائع

Marfat.com

ہوتا رہا' الحمدللہ' کہ قارئین نے بے حد پسند کیا' کئی جگہ سے اسے مستقل کتابی صورت میں شائع کرنے کا اصرار بھی ہوتا رہا' چنانچہ کتابت کرا کے پریس کے حوالے کر دیا تھا لاہور میں چھپا مگر حالات نے ایسا رخ اختیار کیا کہ نہ اصل کتابت مل سکی' نہ طبع شدہ کتاب۔

کتاب اگرچہ چھپ چکی تھی اس توقع پر کہ شاید آج یا کل مل جائے دس سال گزر گئے' بالآخر آج وہ مبارک دن پھر آگیا کہ وہی مسودہ دوبارہ عمدہ کمپیوٹر کتابت کر کے' جدید قالب میں نذر قارئین ہے' اور خاص کر ایسے موقع پر شائع کیا جا رہا ہے جب کہ جمعیۃ علماء اسلام کی جانب سے اپریل 2001ء میں ڈیڑھ صد سالہ "خدمات دارالعلوم دیوبند کانفرنس" کے انعقاد کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔

عبدالقیوم حقانی

مدیر جامعہ ابی ہریرہ خالق آباد نوشہرہ سرحد

رمضان المبارک 1421ھ

بمطابق دسمبر 2000ء

Marfat.com

اسیر مالٹا مولانا عزیر گلؒ

فیاویلاہ علی فقید الاسلام ! ویاخیباہ للمسلمین ! بالآخر بقیۃ السلف' المجاہد فی سبیل اللہ ' تحریک آزادی ہند اور جہاد حریت کے عظیم جرنیل ' شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کے معتمد و راز دار ' مخلص خادم وجاں نثار ' چہیتے شاگرد و رفیق اسارت ' شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے مخلص ترین رفیق ' اکابر علماء دیوبند کی عظمتوں کے امین ' حضرت مولانا عزیر گلؒ کی صورت میں ۱۰۲ سال سے مرکز علم دارالعلوم دیوبند ' پھر بر صغیر کی وسیع تر سرزمین اور اب آخر میں سخاکوٹ کی ایک چھوٹی سی بستی میاں گانو کلے کی کچی اور کہنہ عمارتوں میں فضل و کمال ' ایمان و معرفت ' جہاد و حریت ' علم و عظمت اور زہد و ورع کی جو آخری شمع جل رہی تھی وہ اب ہمیشہ کے لئے بجھ گئی یعنی ۱۶ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ بمطابق ۱۶ نومبر ۱۹۸۹ء کو موصوف دنیائے فانی سے عالم بقا کو رحلت کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون بارہا یہ شعر پڑھا بھی تھا' سنا اور سنایا بھی تھا مگر اب کے بار دل کی دھڑکنیں گواہی دیتی ہیں کہ جو کچھ کہا گیا تھا وہ گویا واقعۃً مرحوم ہی کے سانحہ ارتحال کے لئے کہا گیا تھا

وماکان قیس ھلکہ ھلک واحد　　ولکنہ' بنیان قوم تھد ما

(قیس کا مرنا صرف ایک آدمی کا مرنا نہیں ہے ' بلکہ پوری قوم کی بنیاد کا گر جانا ہے)

Marfat.com

ایک جامع الکمالات شخصیت

کون سے مولانا عزیر گلؒ ؟ وہ جو علوم عربیہ کے فاضل ' ایک ماہر اور باکمال مدرس ' زہد وورع کی تصویر ' فضل وکمال کا مجسمہ ایک شخصیت منفرد لیکن ایک جہان دانش بلکہ دنیائے معرفت ' ایک کائنات علم وعمل ' ایک گوشہ نشین مجمع کمال ' ایک بے نوا سلطان ہنر ' میدان جہاد وتحریک حریت کا یگانہ ' اکابر علماء دیوبند کے علوم ومعارف کا خزانہ ' روح جہاد کا واقف اسرار تعلیمات جہاد اسلامی کا دانائے رموز دنیا کی دولت سے بے نیاز ' اہل دنیا سے مستغنی ' انسانوں کے ردو قبول اور عالم کی دادو تحسین سے بے پروا ' گوشہ ذکر وفکر کا معتکف ' وہ اپنی دنیادل کی دنیابلکہ تمام بر صغیر کے مسلمانوں کے دلوں کا بے تاج بادشاہ ' وہ ہستی جو پوری صدی سے زائد درس جہاد وحریت میں محو ہر شے سے بیگانہ اور دنیا کے ہر شغل سے نا آشنا تھی۔

ان کی زندگی پوری اُمت کے لئے سرمایہ اعتماد اور ان کا وجود اور دعائیں ہمارے لئے ایک سہارا تھیں ' افسوس کہ مقبول ومستجاب دعاؤں کا وہ مرکز اور اعتماد وسہارا جاتا رہا۔

Marfat.com

رفتم و از رفتن من عالمے تاریک شد

جس عظیم ہستی اور منبع فضل و کمال کی تمدیح و توصیف، کارہائے نمایاں کی اشاعت، استخلاص وطن اور جہاد آزادی کی نسبت سے ان کے عظیم خدمات کا تعارف کا فرض بارہا "ماہنامہ الحق" کے صفحات میں ادا کیا جاتا رہا، آج انہی صفحات پر آفت زدہ اور نڈھال قلم کو اس سراپا علم و عمل اور مجسمہ اخلاص و جہاد کا ماتم کرنا ہے۔ حضرت مولانا عزیر گلؒ کی وفات کسی ایک خاندان، کسی ایک علاقہ کسی ایک مکتبہ فکر یا صرف سرحد یا پاکستان کا ماتم نہیں بلکہ پوری قوم کا ماتم ہے، فضل و کمال، اخلاق و شرافت کا، سنجیدگی و متانت کا، اور عقل و رزانت کا ماتم ہے فکر و اصابت کا، حریت و آزادی کا، اخلاق و ایثار کا، تاریخ جہاد اور مسلمانان عالم کے طالع و بخت کا ماتم ہے۔ مرثیہ ہے ایک اور نوحہ ہے ساری قوم کا

شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کے لگائے ہوئے گلشن علم و عمل اور بہار اخلاص و للّٰہیت کا یہ حسین پھول کملا کر مرجھا گیا غلامی اور محکومی کی ظلمتوں میں چراغ حریت (حضرت مولانا عزیر گلؒ) اپنے اس دیہاتی کچے مکان میں...... جہاں وہ ایسی درویشانہ زندگی گزار رہے تھے جو حضرت شیخ الہندؒ کے مخلصین کا طرہ امتیاز اور خود مولانا مرحومؒ کی طویل تاریخی زندگی کی سب سے زیادہ نمایاں خصوصیت رہی ہے) گل ہو گیا مگر اس کے دھوئیں کی سیاہی سے جریدہ عالم پر یہ ہمیشہ لکھا نظر آئے گا

رفتم و از رفتن من عالمے تاریک شد — من مگر شمعم چوں رفتم بزم برہم ساختم

Marfat.com

کچھ مسیحا تھے کہ مردوں کو جلا کر چل دیئے

پندرھویں صدی کے اس پہلے عشرے میں امت نے کیا کیا گوہر آبدار کھوئے شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیبؒ ، سالار قافلہ ختم نبوت مولانا محمد یوسف بنوریؒ ، قائد ملت مولانا مفتی محمودؒ ، مجاہد الاسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ ، صدر وفاق المدارس مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ ، قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ ، شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک کاندھلویؒ ، پیر طریقت مولانا حافظ غلام حبیب نقشبندیؒ اور اب تحریک آزادی ہندو جنود شیخ الہندؒ کے آخری سپاہی مولانا عزیر گلؒ مرحوم ؎

علم والے علم کا دریا بہا کر چلے دیے
واعظان قوم سوتوں کو جگا کر چل دیئے
کچھ سخنور تھے کہ سحر اپناد کھا کر چل دیئے
کچھ مسیحا تھے کہ مردوں کو جلا کر چل دیے

Marfat.com

ریشمی رومال کی تحریک اور تاریخی پس منظر

۱۸۵۷ء کے جہاد و معرکہ حریت سے لیکر استقلال و آزادی بر صغیر تک کا عہد مسلمانان ہند و پاک کی دینی و فکری تاریخ کے اس لحاظ سے ایک نہایت ہی اہم تابناک اور درخشندہ باب ہے کہ اس دور میں بر کوچک خصوصاً سرزمین دیوبند میں دارالعلوم دیوبند سے دین و دانش، علم و عمل، اخلاص و تقویٰ، زہد و ورع، دعوت وارشاد، سلوک و تصوف، قربانی وایثار اور جہاد و جان سپاری کی وہ بے مثال نابغہ روزگار اور جہاں تاب ہستیاں پیدا ہوئیں۔ کہ جن کی نظیر قرون متاخرہ میں شاذ ہے ان ائمہ واکابر کے بے شمار خصائص ومزایا ہیں ان کی جامعیت، علوم منقولہ کی وسعت و عمق علوم معقولہ کی مہارت اور گہرائی، علوم قرآنی میں بصیرت، علوم حدیث کا شغف بے نظیر تدریسی وتصنیفی خدمات، فتنہ مظلمہ الحاد اور زندقہ کا کامیاب تعاقب ومقابلہ احقاق حق وابطال باطل کے لئے پیہم جہد و کوشش، اسلام کی سرفرازی اعلاء کلمۃ اللہ، مسلمانوں کی بقا و حفاظت اور ملک وملت کی آزادی کے لئے جہاد

Marfat.com

مسلسل کے ساتھ للّٰہیت و خشیت ' محبت الٰہی ' طہارت و تقویٰ ' زہد و ورع عشق نبوت ' اتباع سنت ' خلق سے استغنا و بے خوفی ' ہمت و جرات ' قربانی و فدائیت ایسے بدیہی کمالات ہیں کہ کوئی بھی ذی ہوش اور منصف مزاج شخص اس کا انکار نہیں کر سکتا ' ان علماء ربانیین وائمہ ہدایت وبلانوشان محبت کے قافلہ کے ایک فرد فرید و گوہر یگانہ شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ ہیں جن کے علوم بے کراں و فیوض حق رساں سے لاکھوں افراد بہرہ مند ' ہزاروں فیض یاب اور سینکڑوں باکمال بن کر نکلے بارگاہ محمودیہ کے یہ مہر وماہ اور تارے ایک سے ایک بڑھ کر درخشندہ و روشن ہیں ہر ایک اپنی شان علمی و عرفانی شان محبوبی و دلستانی اور ظاہری و باطنی تابانی میں اپنی مثال آپ ہے۔

تاہم تلامذہ سپاہ شیخ الہندؒ کی فہرست میں مجاہد آزادی حضرت مولانا عزیر گلؒ کا نام و مقام جرنیلوں کی لسٹ میں ہے جو اپنی ذات میں دائرہ علم جامع فنون ' مرکز فضیلت ' منبع معارف و برکات ظاہر و باطن کے مجمع البحرین تقویٰ اور ورع کے آفتاب ' میدان جنگ کے سپاہی ' میدان جہاد کے شہسوار مجمع الفضائل اور قدوہ عالم ہیں۔

Marfat.com

مولانا عزیر گلؒ کی خاندانی نجابت اور شرافت

حضرت مولانا عزیر گلؒ مرحوم قصبہ زیارت کاکا صاحب ضلع پشاور میں سادات کے مشہور و معروف خاندان کاکاخیل کے ایک ممتاز فرد ہیں مرحوم کا خاندانی سلسلہ نسب (شیخ المشائخ حضرت رحمکار کاکا صاحبؒ (جو جہانگیر اور شاہ جہاں کے عہد کے ایک مشہور اور معروف بزرگ اور مرجع الخلائق ولی اللہ تھے) سے جا ملتا ہے اور کاکاخیل ہونے کی خاندانی نسبت بھی انہی سے قائم ہے۔

کاکاخیل کا خاندان شرافت و نجابت اور مکارم اخلاق میں ممتاز اور شہرہ آفاق ہے لیکن اس خاندان کی بھی مختلف شاخیں ہیں مولانا مرحومؒ کا تعلق جس شاخ سے ہے وہ پورے خاندان میں بزرگی شرافت، علوم دینیہ کے ساتھ خصوصی تعلق روحانیت میں ممتاز اور گل سرسبد کی حیثیت سے مشہور اور متعارف ہے۔

مرحوم ۱۳۳۱ھ میں دارالعلوم دیوبند میں تحصیل علم سے فراغت حاصل کر کے حضرت شیخ الہندؒ کی تحریک آزادی ہند کے ممبر بن گئے مرحومؒ نے تحریک کے بہت سے اہم اور عظیم الشان کام بڑی قابلیت سے انجام دیے حضرت شیخ الہندؒ کی جماعت کے پرجوش اور سرگرم رکن تھے۔

Marfat.com

جہاد حریت ' استخلاص وطن اور تحریک ریشمی رومال

جہاد حریت اور استخلاص وطن کی تحریکوں میں جس طرح حضرت شیخ الہندؒ کی عالمگیر اور بے مثال تحریک "ریشمی رومال" کو تاریخ جہاد آزادی میں ایک عظیم الشان مقام حاصل ہے اور جس طرح تحریک کا عظیم الشان منصوبہ وسیع پروگرام اور نہایت پر اسرار نقشہ کے مطابق پورے نظم وضبط کے ساتھ دنیا میں اس کی سرگرمیاں انسان کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتی ہیں اسی طرح حضرت شیخ الہندؒ اور ان کے جان نثاروں مولانا عبید اللہ سندھیؒ اور ان کے رفقاء بالخصوص زندان مالٹا کے ساتھی حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور حضرت مولانا عزیر گلؒ نے جس صبر واستقامت ' جانبازی اور بے جگری سے اس تحریک کا ساتھ دیا اپنے تو کیا؟ دشمن بھی اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں فرنگی استبداد کے خلاف یہ مردان حق اگر جان کی بازی نہ لگاتے اور اہل حق کا یہ قافلہ سب کچھ قربان نہ کرتا تو آج نہ صرف برصغیر بلکہ عالم اسلام اور ایشیاء کا اکثر حصہ برٹش سامراج کا غلام ہی رہتا حضرت مولانا عزیر گلؒ کی ذات قافلہ ولی اللہی و تحریک ریشمی رومال کے آخری جرنیل اور اس کے

Marfat.com

۔۔۔ کے راہ بقا پر جانے والوں میں آخری مسافر تھے ان کی وفات کے بعد وہ جو انقلاب ہند اور جہاد آزادی کے اس ٹمٹماتے ہوئے چراغ سے بھی عالم ۔۔ں روشنی و درس آزادی اور انوار و برکات کا امین دور تھا ختم ہو گیا جہاد آزادی ۔۔ر اور تحریک ریشمی رومال آکسفورڈ، کیمبرج اور انگریزی درس گاہوں کی ۔۔ئنات سے نہیں ان بوریا نشیں علماء اور دینی مدارس کے فضلاء کی سر فروشانہ ۔۔ساعی کا نتیجہ تھی جس کا جال حضرت شیخ الہندؒ کے تلامذہ نے پورے ہند ۔۔یں پھیلا دیا تھا۔

پاک و ہند اور ایشیاء بھر میں اسلامی جامعات اور دینی مدارس کا جو عظیم اور وسیع جال پھیلا ہوا نظر آتا ہے یہ در حقیقت حضرت شیخ الہندؒ ہی کی تحریک کے مضبوط قلعے ہیں اور ان کی مشن کی تکمیل کے لئے آدم گری اور مردم سازی کے کارخانے ہیں تحریک استخلاص وطن اور تحریک پاکستان میں حضرت شیخ الہند کے تلامذہ کا تاریخ ساز کردار در حقیقت شیخ الہند ہی کی تعلیم و تربیت اور درس احیاء ملت کے ثمرات ہیں۔

Marfat.com

شیخ الہندؒ مشن کی تکمیل
اور جہاد افغانستان

آج غیرت و حمیت کی سرزمین افغانستان میں دنیا کی سب سے بڑی طاقت روس سے نہتے اور بے سروسامان مگر حمیت اسلامی اور غیرت ایمانی سے سرشار جذبہ جہاد و سرفروشی سے مالامال افغان مجاہدین جن کی قیادت حضرت شیخ الہندؒ کی روحانی اولاد علماء اور دینی مدارس کے فضلاء کر رہے ہیں اور جن میں بحمد للہ اسی فیصد حصہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا ہے۔ جس سرفروشی جاں سپاری اور جذبہ جان نثاری سے مقابلہ کر رہے ہیں یہ سب تحریک شیخ الہندؒ اور اس کے بے لوث رہنما حضرت مدنیؒ اور مولانا عزیر گلؒ کی مساعی کی برکتیں اور ان کے مشن کی تکمیلی صورتیں ہیں جو قدرت کی طرف سے افراد ملت کو مرحلہ وار پیش آرہی ہیں۔

ہندوپاک کیا' دنیائے عالم میں شیخ الہندؒ مشن کی اشاعت و مقبولیت اور غیب سے اس کے لئے رجال کار کی فراہمی سے کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدرت کے تکوینی امور میں جوں جوں زمانہ بڑھتا جائے گا تحریک شیخ الہندؒ بھی وسیع تر ہوتی چلی جائے گی۔

Marfat.com

آج سب کو اعتراف ہے کہ جہاد افغانستان میں جو لوگ نہتے ہاتھ ' بے سروسانی کی حالت میں ' انسانی اور اخلاقی قدروں کے دشمن روس جو افغانستان کے راستے گرم پانیوں بلکہ خلیج عرب اور خاکم بدہن ' آگے چل کر مرکز اسلام جزیرۃ العرب کو اپنی تگ وتاز کا میدان بنانا چاہتا ہے کا مقابلہ کر رہے ہیں عزت و آبرو لٹوا کر ' سفر و مہاجرت کی صعوبتیں برداشت کر کے ' اپنے بچوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے کٹوا کر ' فقر و فاقہ کو خندہ پیشانی سے برداشت کر کے دین حق کی حفاظت اور اہل کفر کے استیصال و تعاقب میں مصروف عمل ہیں یہ سب شیخ الہندؒ اور ان کے جان نثار اسارت مالٹا کے رفیق و معتمد ترین تلامذہ وخدام حضرت مدنیؒ اور مولانا عزیر گلؒ کا صدقہ جاریہ اور ان کے شاگردوں کے شاگرد بالخصوص قائد ملت مولانا مفتی محمودؒ اور قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ ان کا علمی و عملی فیض ' ان ہی کے جوش عمل اور جذبہ جہاد کا لگایا ہوا پودا ہے جو ثمر آور ہو کر جمعیۃ علماء اسلام ' دارالعلوم حقانیہ اور اس کے روحانی ابناء کی شکل میں پھل پھول رہا ہے ۔

Marfat.com

مولانا عزیر گلؒ
جنود ربانیہ کے جرنیل

حضرت مولانا عزیر گلؒ کا جنود ربانیہ کی فہرست میں کرنل کا عہدہ تھا حاجی صاحب ترنگ زئی اور تحریک کے دوسرے اراکین تک خطوط اور پیغامات کا پہنچانا انہی کے ذمہ تھا مرحوم حضرت شیخ الہندؒ کے چہیتے تلمیذ (جس کی قدرے جھلک آئندہ صفحات میں آرہی ہے) معتمد خاص تو تھے ہی ذاتی اور جماعتی امور میں ان کے خزانچی بھی تھے۔

۱۳۳۳ھ میں حضرت شیخ الہندؒ کے ساتھ حجاز گئے اور جب حضرت شیخ الہندؒ کو گرفتار کر کے مالٹا میں نظر بند کر دیا گیا تو یہ بھی ان کے ساتھ مالٹا میں نظر بند رہے اور اپنے پیر و مرشد اور شیخ و مربی سے قربت و خدمت ' اعتماد خاص واستفادہ اور بھرپور قلبی توجہ اور دعا حاصل کرتے رہے ۔

Marfat.com

حضرت مدنیؒ مولانا عزیر گلؒ کا تعارف کراتے ہیں

شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے حضرت شیخ الہندؒ کے معتمد رفیق وخدام اور تلامذہ کی تعارفی فہرست پیش کرتے ہوئے اپنی کتاب "نقش حیات" میں حضرت مولانا عزیر گلؒ کے متعلق تحریر فرمایا :

"مولانا عزیر گلؒ صاحب قصبہ زیارت کاکا صاحب ضلع نوشہرہ کے باشندہ اور دارالعلوم کے فاضل اور حضرت شیخ الہندؒ کے خادم خاص ہیں مشن کے ابتداء سے ممبر رہے اور نہایت مہتم بالشان اور خطرناک کاموں کو انجام دیتے رہے صوبہ سرحد اور آزاد علاقہ (یاغستان) میں سفارت کی خدمات عظیمہ انہوں نے بہت انجام دی ہیں خصوصاً حضرت شیخ الہندؒ ان پہاڑی علاقوں میں اپنے ہم خیال اور ہم نوا لوگوں کے پاس انہی کو بھیجا کرتے تھے ' دشوار اور خطرناک راستوں کو قطع کرکے نہایت رازداری اور ہمت واستقلال کے ساتھ یہ بار بار آتے جاتے رہے ہیں پہاڑی علاقوں اور ہولناک جنگلوں کو رات دن پیدل قطع کرتے رہے حاجی صاحب ترنگ زئی اور علماء سرحد یاغستان اور دیگر خوانین کو مشن کا ممبر بنایا اور ان کے پاس پیغام وخطوط پہنچانا ' ان کو ہموار کرنا ' ان کا اور مولانا عبید اللہ صاحبؒ مرحوم کا فریضہ تھا جس کو ان دونوں حضرات نے اوقات مختلفہ میں انجام دیا باوجود

Marfat.com

یہ کہ سی آئی ڈی ان کے پیچھے لگی رہی مگر انہوں نے کبھی اس کو پتہ چلنے نہیں دیا بارہا ان کو بھیس بدلنا اور انجان علاقوں میں سے گزرنا پڑا مگر نڈر ہو کر ان کو قطع کیا ہر قسم کے خطرات میں بلاخوف وخطر اپنے آپ کو ڈالتے رہے حضرت شیخ الہندؒ کے نہایت مخلص اور فدائی ہیں کسی قسم کا طمع اور غرض نفسانی نہیں رکھی، نہ حضرتؒ سے جدا ہوئے لوگوں نے بہت کوششیں کیں کہ یہ جدا ہو جائیں مگر انہوں نے گوارا نہیں کیا اور ہمیشہ عاشقانہ ولولوں کے ساتھ خدمت میں حاضر رہے حتی کہ مالٹا کی اسارت میں بھی نہایت دل جمعی سے شریک اور رفیق رہے ہر قسم کی خدمت کو اپنے لئے خوش نصیبی سمجھا۔ لوگوں نے ان کو سی آئی ڈی مشہور کیا، آوازے کسے حضرت کو بھڑکایا، بدظن کرنے کی کوششیں کیں مگر حضرت مردم شناس دماغ اور قلب رکھتے تھے ان کی طرف سے آخر تک بدظن نہ ہوئے اور آخر وقت تک ان کو ساتھ رکھا حضرت شیخ الہندؒ کے رازدار اور مالی سرمایہ کے خزانچی اور معتمد علیہ رہے حضرت کی وفات کے بعد بھی عرصہ دراز تک حضرت کے مکان ہی پر قیام پذیر رہے چونکہ ایام اسارتِ مالٹا میں اہلیہ محترمہ کا انتقال ہو گیا تھا اسلئے بعض احباب کی کوششوں سے حضرت کی بھانجی کی لڑکی سے نکاح ہو گیا اس سے ان کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں بھی ہوئیں جو کہ ماشاءاللہ اب جوان ہو گئے ہیں، ایام تحریک خلافت میں دیوبند خلافت کمیٹی کی صدارتی خدمات انجام دیتے رہے ضرورت معاشیہ کی بنا پر (سوختنی لکڑی) کی تجارت بھی کرتے رہے پھر مدرسہ رحمانیہ رڑکی میں صدر مدرس ہو گئے وہاں ہی ایک میم صاحبہ سے اس کی خواہش پر دوسری اہلیہ محترمہ کی وفات کے بعد نکاح کر لیا اور اس اہلیہ کو لیکر وطن ضلع پشاور میں چلے گئے

112098

Marfat.com

مولانا عزیر گلؒ سی آئی ڈی رپورٹ کے آئینہ میں

لندن کے محافظ خانوں سے تحریک آزادی ہند "المعروف بہ ریشمی [رومال] کی تحریک" کے سلسلہ میں ریکارڈ فائلوں کی فوٹو کاپیاں اور اس سلسلہ کا [جو] مواد منظر عام پر آگیا حضرت مولانا عزیر گلؒ کے متعلق سی آئی ڈی کی جو [رپو]رٹ ہے وہ "ریشمی رومال کی تحریک میں کون اور کیا تھا" سے نقل کر دی [جاتی] ہے تاکہ واضح ہو سکے کہ اپنوں نے نہیں پرایوں نے بلکہ مدمقابل کے [سب سے بڑ]ے دشمن انگریز سامراج کی نگاہ میں ان کا مقام اور ان کی منزلت کیا تھی [چنان]چہ سی آئی ڈی کی رپورٹ میں لکھا گیا ہے۔

"عزیر گل پسر شاہد گل کاکاخیل در گئی شمال مغربی سرحدی صوبہ میں [رہت]ا ہے بڑا آتشیں مزاج ہے۔

جب وہ دیوبند میں طالب علم تھے اس وقت سے مولانا محمود حسنؒ کا پکا [مرید] ہو گیا تھا۔

بڑا اہم سازشی ہے، ہجرت کا بڑا خواہشمند ہے ان لوگوں میں سے ایک

Marfat.com

ہے جنہوں نے ہمیشہ مولانا کو اکسایا ہے کہ وہ جہاد کے لئے ہجرت کر جائیں۔

(۳) وہ دیوبند میں خفیہ جلسوں میں شریک ہوا کرتا تھا اور ستمبر 1915ء میں مولانا محمود حسنؒ کے ہمراہ عرب گیا تھا۔

(۴) اس کے سفر حجاز سے قبل مولانا محمود حسن نے اس کو آزاد علاقہ میں بھیجا تھا تاکہ حاجی صاحب سیف الرحمان اور دوسرے منحرف لوگوں کو مطلع کر سکیں کہ حضرت مولانا کا ارادہ ہندوستان سے ہجرت کرنے کا ہے ' نیز لڑائی کا اور جہاد کی تیاریوں کا مشاہدہ کر سکے وہ حضرت مولانا کے ہمراہ اس وقت بھی ٹھہرا رہا جبکہ ان کے اکثر پیر اور مریدین ہندوستان کو واپس کر دیے گئے۔

(۵) یہ کہا جاتا تھا کہ عزیر گل کو افغانستان لے جانا ہوگا لیکن بعد کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو مکہ میں شریف مکہ کے حکم سے ۲ دسمبر کو یا اس کے لگ بھگ گرفتار کر لیا گیا اور جدہ کو بھیج دیا گیا جہاں سے ۱۲ جنوری ۱۹۱۷ء کو مصر روانہ کر دیا گیا۔

(۶) جنود ربانیہ کی فہرست میں مولوی عزیر گل کا نام لیکر اسے کرنل دکھایا گیا ہے۔

Marfat.com

تحریک ریشمی رومال ایک نادر تاریخی عجوبہ

سی آئی ڈی کی رپورٹ آپ نے ملاحظہ فرمالی ' دشمن کو بھی اعتراف تھا حضرت مولانا عزیر گلؒ کی صلاحیتوں اور انقلابی کردار کا انہوں نے "آتشیں مزاج "مولانا محمود حسنؒ کا پکا مرید" اہم سازشی ' ہجرت کا خواہشمند ' شیخ الہندؒ کو ہجرت وجہاد پر اکسانے والا آزاد علاقوں کا سفیر ' جنود ربانیہ کا کرنل ' جیسے صفات والقاب سے تذکرہ کیا ہے ۔

صرف مولانا عزیر گلؒ ہی نہیں شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنیؒ امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ اور ان کے پیرو مرشد اور شیخ و مربی مولانا محمود حسنؒ جو تحریک ریشمی رومال کے بانی اس عظیم جہاد کے منبع و منشا اور داعی و محرک تھے ان کے مساعی ' ان کی منصوبہ بندی ' ان کے اہداف بے سرو سامانی کی حالت میں ان کے عزائم اور استقامت و عزیمت اور پھر تحریک کے دور رس نتائج اور ثمرات ایک نادر تاریخی عجوبہ ہے صرف نتیجہ کے لحاظ سے نہیں بلکہ دور رس اثرات دینی تصلب و ثمرات بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ اس کے بانی دراصل قائدین علماء اور صلحاء مشائخ اور ایسے زعماء تھے جن کو نہ تو عظمت و جاہ کا شوق تھا نہ اقتدار کی ہوس ' یہ عظیم

Marfat.com

مجاہد اور اپنے سے ہزار چند بڑھ کر عظیم قوت کو چیلنج کرنے والے جن کی جولانگاہ مدرسہ وخانقاہ ' مطالعہ کتاب ' تدبر فی القرآن ' تدریس حدیث ' ترویج علم وفقہ یا پھر مسجد میں عبادت وریاضت تھی جن کے کارکن اور رفقاء کار مسجد ومدرسہ کے طلباء ' شکستہ حال فقراء ومساکین ' مولوی یا عربی پڑھنے والے بے سہارا ' تہی دست طلباء دین تھے۔

پھر ان سب کے سالار قافلہ شیخ الہند جنہیں جدید دور کی سیاسی چالیں پولیٹیکل تکنیک اور یا کسی بیرونی طاقت کی معاونت اور جھوٹے پروپیگنڈے نے نہیں بلکہ زہد و تقویٰ 'پاکیزگی باطن 'ترک دنیا' درویشانہ خصلتوں اور فقیرانہ عجز و نیاز نے انہیں علماء ہند کا سر تاج ' مشائخ طریقت کا مرشد اعظم اور قطب الاقطاب بنا دیا تھا پھر دنیا نے دیکھا تاریخ کے اوراق نے محفوظ کیا اور اب دنیا ان کے بے باک کردار اور سیاسی بصیرت کے اثرات دیکھ دیکھ کر ورطہ حیرت میں ڈوب جاتی ہے کہ یہ کیا بات تھی کیا کرشمہ تھا؟ کہ دارالحدیث اور دارالتفسیر کی طرف اٹھنے والے ان کے پر عزم قدم جب "انقلاب" اور جہاد کے پر شور و پر خطر میدان کی طرف اٹھے تو اتنی چستی ' عزیمت اور بصیرت سے اٹھے کہ قائدین سیاست ابھی بیدار بھی نہیں ہوئے تھے کہ وہ مسافت کا بڑا حصہ طے کر چکے تھے۔

Marfat.com

تحریک ریشمی رومال کی وجہ تسمیہ
اور ایک جائزہ

"تحریک ریشمی رومال" ایک جامع منصوبہ بندی اور انقلابی پروگرام تھا کہ برٹش سامراج کے خلاف ملک بھر میں عام بغاوت کرائی جائے اور ملک کو فرنگی استبداد سے آزاد کرانے کے لئے شمال مغربی سرحد سے قبائل اور ترکی کی فوج سے حملہ کرایا جائے' ترکی فوج کے حملہ آور ہونے کے لئے راستہ میں افغانستان کی حکومت کو بھی ہموار کرنا تھا اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے ۱۹۰۵ء میں دس جامع منصوبے بنائے گئے جن کی تکمیل ۱۹۱۴ء میں ہوئی منصوبے یہ تھے ہندو مسلم مکمل اتحاد' علماء فکر قدیم وجدید تعلیم یافتہ طبقے میں اشتراک فکر و عمل' اقوام عالم سے اخلاقی مدد کا حصول' جنگی نقشوں کی تیاری' انقلاب کے بعد عبوری حکومت کے خاکے کی ترتیب' بغاوت کے خفیہ مرکزوں کا قیام' بیرون ملک امدادی مراکز کا تعین' ترکی کی حمایت کے لئے دوسرے ملکوں کا رابطہ' باہر سے حملے کے لئے راستوں کی نشاندہی' بیک وقت بغاوت اور حملے کے لئے تاریخ کا تعین۔

تحریک کے عملی قائد شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ تھے مگر اس کے قیام اور منصوبہ بندی میں مولانا محمد علی جوہرؒ' مولانا شوکت علیؒ' مولانا ابوالکلام آزادؒ

Marfat.com

مولانا عبید اللہ سندھیؒ، مسٹر گاندھی، ڈاکٹر انصاریؒ، موتی لال نہرو، لاجپت رائے، راجہ مہندر پرتاب، راجندر پرشاد کے آراء اور مولانا سید حسین احمد مدنیؒ مولانا عبید اللہ سندھیؒ اور مولانا عزیر گلؒ کی رفاقت و معاونت اور سفارت بھی شریک کار رہی۔

منصوبے کے تحت انقلاب کے بعد قائم ہونے والی عبوری حکومت کے خاکے میں ایک ہندو اور ایک مسلمان پر مشتمل ایک اعلیٰ اختیارات کی کونسل میں شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کا نام درج ہے اور فوج کے کمانڈر انچیف کا عہدہ بھی انہیں دے دیا گیا تھا۔

مولانا عبید اللہ سندھیؒ کو بیرونی حملے کے لئے راستوں اور محاذوں کی تفصیلی نشاندہی، حملہ آور فوج کے لئے رسد رسانی، ہیڈ کوارٹر سے رابطہ اور انقلابی رضاکاروں سے رابطے کے لئے پیغام رسانی اور فوج کی نقل و حرکت کے لئے سہولت فراہم کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور مجاہد آزادی مولانا عزیر گلؒ کو اپنے شیخ کی رفاقت و خدمت اور مشاورت و سفارت کی خدمت سونپی گئی نیز مولانا عزیر گل تحریک کی تکمیل کے سلسلہ میں شمال مغربی سرحدی قبائل اور یاغستان کے علماء اور عامۃ المسلمین کو اس بغاوت اور انقلاب کی تحریک میں شریک کرنے کی مہم بھی سرانجام دیتے رہے اور کامیاب بھی رہے۔ بہر حال تقریباً ۹ سال کی مدت میں تحریک کے ۹ منصوبے مکمل ہو چکے تھے دسویں منصوبے کا مقصد حملے اور بغاوت کی تاریخ مقرر کرنا تھا اسی مقصد کے لئے ۱۹۱۴ء میں دیوبند میں مجلس مشاورت منعقد ہوئی جس میں فیصلہ کیا گیا کہ

Marfat.com

بیرونی حملہ اور اندرونی بغاوت ۱۹ فروری ۱۹۱۷ء کو ہو' شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ اس مشن کی تکمیل کے لئے مجلس شوریٰ کا ایک وثیقہ لے کر غازی انور پاشا سے بالمشافہ مجوزہ تاریخ کی منظوری لینے کے مشن پر روانہ ہو گئے جہاں انہوں نے تحریک اور حکومت کے مابین نیز حکومت ترکی اور حکومت افغانستان کے درمیان تحریری معاہدے کرانے تھے دوسرے معاہدے کے تحت انہیں انور پاشا کی تحریر لیکر افغانستان جانا تھا اور اس پر حبیب اللہ خان سے دستخط لیکر واپس انور پاشا کو پہنچانا تھا۔

شیخ الہندؒ نے اپنی جائیداد شرعی قانون وراثت کے مطابق تقسیم کر دی اور حج کا ارادہ ظاہر کر کے روانہ ہو گئے شیخ الہندؒ کی مدینہ منورہ میں انور پاشا سے ملاقات ہوئی تو حملے اور بغاوت کی منظوری مل گئی انور پاشا نے معاہدے پر دستخط ثبت کر دیے۔

شیخ الہندؒ نے افغانستان ترکی معاہدہ کے کاغذات مولانا ہادی حسنؒ کے حوالے کر کے افغانستان پہنچا دینے کا اہتمام کیا۔

اس دستاویز کو بھجوانے میں شیخ الہندؒ نے غیر معمولی حسن تدبیر سے کام لیا خاص طور سے لکڑی کا ایک صندوق بنوایا' اس کے تختوں کے درمیان اسے اس طرح چھپایا کہ نظر نہ آتا تھا ساتھ ہی بمبئی کے ایک رکن کو پیغام بھجوایا کہ وہ عرشہ جہاز پر ہی مولانا ہادی حسنؒ سے صندوق لے لیں اور اسے فلاں پتے پر پارسل کر دیں جوں ہی جہاز بمبئی کی بندرگاہ پر لنگرانداز ہوا وہ رکن عرشہ جہاز پر پہنچ گئے اور اسے قلیوں سے اٹھوا کر باہر لے گئے اسی وقت اسے مظفر نگر میں حاجی محمد نبی

Marfat.com

کے پتے پر پارسل کروادیا سی آئی ڈی نے مولانا ہادی حسنؒ کی تلاشی لی اور انہیں مشتبہ قرار دے کر نینی تال بھجوادیا جہاں انہیں حوالات میں بند کر دیا گیا ۔

حاجی محمد نبی کو شیخ الہندؒ نے ساری بات کہلوا بھیجی تھی انہوں نے معاہدے کو اپنے پاس رکھا کچھ عرصہ بعد مولانا ہادی حسنؒ رہا ہو کر آئے انہوں نے حلیہ بدل کر اپنا نام ظفر احمد رکھا اور معاہدے کو افغانستان پہنچا دیا حبیب اللہ خانؒ نے اپنے دونوں بیٹوں امان اللہ خانؒ اور نصر اللہ خانؒ اور سول فوجی افسروں اور قبائلی سرداروں کو آتش زیر پا دیکھا تو طوعاً کرہاً اس کی منظوری دے دی ۔

مولانا عبید اللہ سندھیؒ اور نصر اللہ خانؒ نے ایک ماہر کاریگر سے معاہدے کی ساری عبارت جو عربی زبان میں تھی ایک ریشمی رومال پر کڑھوالی ' اس میں حبیب اللہ خانؒ اور اس کے تینوں بیٹوں کے دستخط بھی آگئے رومال کا رنگ زرد تھا اس کی لمبائی چوڑائی ایک مربع گز تھی اس پر زرد رنگ سے چاروں کے دستخط دوبارہ کروا لیے گئے اس کے بعد رومال پشاور بھجوا گیا یہ فرض شیخ عبد الحق نے انجام دیا جو بنارس کے نو مسلم گریجویٹ تھے اور افغانستان ہندوستان کے درمیان کپڑے کی تجارت کرتے تھے اسی تجارت کی آڑ میں پیغام رسانی کرتے تھے انہوں نے اسی قسم کے پانچ رومال لئے اور ریشمی رومال کو ان میں ملا دیا ۔

پروگرام یہ تھا کہ رومال حیدر آباد میں شیخ عبد الرحیم کو پہنچایا جائے گا جو اسے لیکر حج کو جائیں گے اور شیخ الہندؒ کے حوالے کریں گے موصوف اسے انور پاشا کو لے جا کر دیں گے اور پروگرام کے مطابق ترکی ' افغانستان کے راستے ۱۹ فروری ۱۹۱۷ء کو ہندوستان پر حملہ کر دے گا ۔

Marfat.com

شیخ عبدالحق ؒ نے یہ امانت پشاور میں حق نواز خانؒ کو رات نو بجے پہنچائی انہوں نے اسے صبح چار بجے ایک خاص آدمی کے ہاتھ بہاول پور کے مقام دین پور میں سجادہ نشین خواجہ غلام محمد کو بھجوادیا۔

نماز صبح سے پہلے فوج نے حق نواز خان کے گھر چھاپہ مارا اور انہیں گرفتار کرلیا ان کی رہائی ایک ماہ بعد ہوئی' خواجہ غلام محمد کو رومال اسی دن صبح دس بجے ملا انہوں نے اسی وقت ایک آدمی کے ہاتھ حیدر آباد چلتا کیا ان کے گھر پر بھی فوج نے شام کے چار بجے چھاپہ مارا اور انہیں گرفتار کرلیا چار ماہ تک قید میں رہے۔

ریشمی رومال دوسرے دن دوپہر کو حیدر آباد میں شیخ عبدالرحیم کو ملا اور عشاء کے وقت جب کہ وہ اسے گدڑی میں سی رہے تھے فوج کے ہتھے چڑھ گیا۔

اس دستاویز کے ہاتھ آجانے سے انگریزوں کو مجاہدین اور حکومت ترکی کے تفصیلی عزائم کا ثبوت مل گیا انہوں نے داخلی طور پر یہ فوری قدم اٹھایا کہ ہر اس مقام پر فوج بھیج دی جہاں بغاوت کا خطرہ تھا اور شمال مغربی سرحد پر فوج دگنی کردی اس کے ساتھ ہی ملک بھر میں انقلابیوں کی پکڑ دھکڑ شروع ہوگئی جس شخص پر بھی ذرا شبہ گزرا اسے گرفتار کرلیا گرفتار شدگان پر طرح طرح کی سختیاں کیں دو چار کے سوا سب ہی ثابت قدم رہے تاہم تحریک دفن ہوگئی۔

Marfat.com

گرفتاری اور اسارت مالٹا کی چند تاریخی شہادتیں

شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ اور ان کے رفقاء کو مکہ معظمہ میں گرفتار کر لیا گیا اور ان پر مصر کی فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا پھر جنگی قیدی بنا کر مالٹا بھیج دیا گیا ذیل میں مکہ معظمہ میں گرفتاری اور اسارت مالٹا کے ایام کی چند تاریخی شہادتیں ملاحظہ ہوں ۔ بالآخر مولانا محمود حسنؒ کے رفقاء کے سفر کا وقت آگیا مولانا ہر ایک وطنی ضرورتوں اور ملازمت اور قرابت کے علائق سے بخوبی واقف تھے سبھوں کو حکم دیا کہ تم لوگ حج و زیارت سے فارغ ہو چکے ہو، وطن کو واپس چلے جاؤ میں یہاں قیام کرنا چاہتا ہوں چنانچہ جملہ رفقاء بجز مولانا عزیر گلؒ، مولوی ہادی حسنؒ و وحید احمدؒ سب روانہ ہو گئے۔ صبح کو شیخ المطوفین احمد شجی مولاناؒ کے پاس مکان پر پہنچا اس وقت حضرت مولاناؒ کے پاس مولوی عزیر گل صاحب اور دوسرے رفقاء تھے کاتب الحروف نہ تھا اس نے کہا کہ تمہاری گورنمنٹ جس کی تم رعایا ہو تم کو طلب کرتی ہے۔ مولوی عزیر گلؒ سے اس کی کچھ گفتگو ہوئی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ہم یہاں کسی کافر گورنمنٹ کو نہیں پہچانتے ہم حرم خداوندی میں امان لیے پڑے ہیں اگر شریف ہم کو یہاں سے نکالتے ہیں تو ہم خوشی سے نہ جائیں گے جب تک کہ تم ڈنڈے کے زور سے نہ نکالو، وہ کچھ پیچ و تاب دیکر جواب دے رہا تھا اتنے میں میں پہنچ گیا .... الخ ۔ (اسیر مالٹا ص ۷۳)

Marfat.com

مکہ معظّمہ میں گرفتاری

اس کے بعد پولیس نے مولانا کو تلاش کیا چونکہ مکان پر موجود نہ تھے اسلئے مولوی عزیر گلؒ اور حکیم نصرت حسینؒ کو پکڑا، اور کہا کہ جہاں سے ممکن ہو مولانا کو ڈھونڈ کر لاؤ۔ انہوں نے میری نسبت دریافت فرمایا تو یہ جواب ملا کہ وہ تو قید خانہ میں ہے ان دونوں خدام نے مولانا کے بارے میں لاعلمی بیان کی، باوجود سخت تقاضے اور دھمکی موت کے ان خدام نے کچھ پتہ نہیں دیا بالآخر دونوں اسی مکان میں حضرت کی آمد تک مقید رکھے گئے اور شریف کے نوکر چاکر حضرت کی تلاش میں رہے۔ (اسیر مالٹا ص ۴۰) جب شام کا وقت ہو گیا اور مولانا باوجود تفتیش کثیر ہاتھ نہ لگے تو پھر شریف کو خبر دی گئی کہ مولانا تو ہاتھ نہیں آئے خدا جانے کہاں ہیں شریف نے حکم دیا کہ اگر عشاء تک مولانا آموجود نہ ہوئے تو دونوں ساتھیوں کو گولی سے مار دو اور مطوف کو سو کوڑے لگاؤ اور مطوفیت چھین لو اس خبر کی وجہ سے مطوف کو نہایت پریشانی ہوئی اور مولانا کو بھی خبر پہنچی مولانا نے فرمایا کہ میں کسی طرح گوارا نہیں کرتا کہ میری وجہ سے کسی کو کوئی آزار پہنچایا جائے جو کچھ ہو گا میں اپنے سر پر جھیلوں گا اور نکلنے کے لئے تیار ہوئے۔

(ایضاً ص ۴۱)

Marfat.com

مصر کے قید خانہ کے حالات

حقیقت میں مولانا مرحومؒ کو اپنی جان کی کوئی فکر نہ تھی جیسا کہ ان کے کلام سے معلوم ہوا فقط ان کو دو فکر تھے ایک یہ کہ میری وجہ سے یہ چند رفقاء بھی اذیت اور تکالیف میں پڑیں، خدا جانے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے۔ (اسیر مالٹا ۵۲)

فرمایا کہ مجھ کو برابر یہ خیال دامنگیر رہا کہ میری وجہ سے تم سب پکڑے گئے اور پھر اس خیال نے کہ غالباً سبھوں کو سزائے موت دی جائے گی اور بھی بے چین کر دیا تھا میرا کچھ نہیں تھا میں اپنی طبعی عمر سے تجاوز کر چکا ہوں مگر تم سب کی طرف سے بہت بڑا خیال تھا اور ہے کہ تم سب نوعمر میری وجہ سے گرفتار ہوئے، خدام نے عرض کیا کہ یہ سب خدا کے راستہ میں واقع ہوا ہے پھر کیا فکر ہے۔ (اسیر مالٹا ۵۳)

ہم قسمیہ کہہ سکتے ہیں کہ باوجود یہ کہ ہم نئے پھنسے ہوئے تھے کبھی ایسے احوال ہم پر گزرے نہ تھے نوعمر تھے اپنے جملہ عزیز و اقارب سے جدا تھے بالکل پردیس میں تھے نہ کوئی مونس تھا، نہ غم گسار، نہ واقف، نہ رازدار مگر نہ کسی چھوٹے کو نہ بڑے کو کوئی اضطراب کوئی قلق اور کوئی بے چینی نہ تھی، رونا دھونا جزع فزع کرنا جیسے کہ لوگوں کی عادت ہوتی ہے، یہ تو درکنار دل میں

Marfat.com

بھی ذرا سی گھبراہٹ نہ تھی، نہ گھر کے اعزہ واقارب کی یاد بے چین کرتی تھی حالانکہ عام طور سے ہم سب کو یقین یا ظن غالب پھانسی کا تھا مولوی عزیر گلؒ تو اپنی کھوٹھڑی میں رہ رہ کر اپنی گردن اور گلے کو پھانسی کے لئے ناپتے اور دباتے تھے تاکہ ذرا عادت ہو جائے اور پھانسی کے وقت یک بارگی تکلیف نہ پیش آئے اور تجربہ کرتے تھے کہ دیکھوں کس قسم کی تکلیف ہوتی ہے مگر سب کے دل نہایت مطمئن تھے۔ (اسیر مالٹا ۵۵)

Marfat.com

تمام رفقاء سے سوالات

تمام رفقاء سے جو سوالات بلا کر علیحدہ علیحدہ پوچھے گئے تھے ان کا ذکر کر کے فرماتے ہیں :

مولوی عزیر گلؒ سے حدود کے واقعات ' قبائل کے احوال ' سید احمد شہیدؒ مرحوم ومغفور کے قافلہ کی خبریں ' حاجی صاحبؒ اس زمانے میں انگریزی علاقہ سے اپنے اہل وعیال کو لیکر یاغستان میں چلے گئے تھے اور وہاں جاکر مشہور ہوا تھا کہ انہوں نے جہاد قائم کیا ہے ' مولوی سیف الرحمانؒ ' مولوی عبید اللہؒ ' مولوی محمد میاںؒ وغیرہ وغیرہ حضرات کے متعلق زمین وآسمان کی واہی تباہی باتیں پوچھیں جن کا نہ سر تھا نہ پیر ' مگر مولوی صاحبؒ نے نہایت استقلال سے اپنے پٹھانی (ولایتی) اکھڑ پنے سے سب کا جواب دیا اور بہت ہی متین جواب دیا ۔

حضرت مدنیؒ مالٹا کی اسارت کے دوران رفقاء کی مشغولیت کا ذکر کر کے لکھتے ہیں

مولوی عزیر گلؒ مختلف اوقات میں اعمال سلوک تعلیم کردہ حضرت مولانا مرحومؒ میں مشغول رہتے تھے اور پھر کچھ وقت قرآن شریف کے یاد کرنے میں بھی صرف کرتے تھے ۔

مولاناؒ کی نظر عنایت ان پر بہت زیادہ تھی اور بہت بے تکلفی سے ان سے رہتے تھے جو بے تکلفی ان سے برتتے رہے وہ اور کسی کے ساتھ عمل میں نہیں آئی

Marfat.com

مولانا عزیر گلؒ کی اہلیہ کا تذکرہ

مجاہد آزادی حضرت مولانا عزیر گلؒ کا تذکرہ اور جہاد تحریک آزادی کا یہ تابناک باب نامکمل ہو گا اگر محترمہ مدر مرحومہ اہلیہ مولانا عزیر گلؒ کا تذکرہ نہ کیا جائے۔

مرحومہ کی تاریخ، قبول اسلام، مولانا مدنیؒ سے عقیدت، حضرت عزیر گلؒ سے رابطہ اور ازدواجی تعلق، دین اسلام کی خدمت واشاعت، شرعی قوانین کی پابندی عفت وحیا کا نمونہ، تا حین حیات وفا اور کمال شرافت کا مظاہرہ اور کمالات واوصاف پر سب سے پہلے ماہنامہ الحق کو مستند اور وقیع ذرائع سے صحیح اور مفصل معلومات شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جسے الحق کی دسویں جلد کے متعدد شماروں میں دیکھا جا سکتا ہے ذیل میں مدیر الحق حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی ایک اجمالی مگر جامع تحریر پیش خدمت ہے جو موصوف نے مرحومہ کے سانحہ ارتحال کے موقع پر لکھی تھی۔

مدر مرحومہ کا اجمالی تذکرہ

ابھی چند روز قبل ایک ایسی پاک طینت اور راسخ الایمان خاتون انتقال فرما گئیں جن کی زندگی عصر حاضر کی مسلمان خواتین کے لئے روشنی کا مینار اور ایک بہترین نمونہ بن سکتی ہے یہ سراپا ایمان خاتون اسیر مالٹا حضرت مولانا عزیر گلؒ کاکاخیل تلمیذ حضرت شیخ الہندؒ کی اہلیہ محترمہ تھیں جنہوں نے برطانیہ کے ایک ممتاز اور ذی ثروت خاندان میں آنکھ کھولی، اس خاندان کا مذہب عیسائیت تھا اس

Marfat.com

کے گھر کے اکثر افراد اونچے اونچے عہدوں پر فائز تھے ' سکندر حیات کے زمانہ کے انگریز گورنر بے.جی گلانسی سے اسی خاتون کی چھوٹی بہن منسوب تھی مگر خود ان کے دل میں تلاش حق کا جذبہ تھا وہ بچپن سے انجیل اور عیسائی مذہب سے مطمئن نہ تھیں حق کی جستجو میں انہوں نے کئی مذاہب کی چھان بین کی شوق حق کا یہ جذبہ انہیں ہندوستان لے آیا یہاں انہوں نے بدھ مذہب کو اپنایا ' پھر سادھوؤں کی طرح دنیا سے کنارہ کشی کی ' ریاضتوں اور مجاہدوں میں ایک وقت گزارا ' بالآخر انہیں قرآن حکیم کی شکل میں وہ نسخہ شفامل گیا جس کے لئے وہ سرگرداں تھیں اسلام نے ان کے مضطرب دل ودماغ کو اطمینان بخشا وہ مسلمان ہوئیں اور ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۱ء میں ایک دینی مرکز دارالعلوم دیوبند کا شہرہ سن کر دارالعلوم دیوبند آئیں اور شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی مجلس میں اپنے اسلام اور مومنانہ اثرات کا اعلان کیا اس کے ساتھ ہی انہوں نے یورپ کی تمام آسائشوں ' ایک آسودہ حال خاندان اور اپنے ملک اور وطن کو اسلام کی راہ پر قربان کر دیا۔

مرحومہ نے اپنی انگریزی تصنیف "دی بیلنس" میں اسلام کی طرف آنے سے پہلے کی زندگی اور بعد کے حالات تفصیل سے لکھے ہیں یہ کتاب ۱۹۴۰ء میں شائع ہوئی تھی اس خود نوشت میں مرحومہ لکھتی ہیں "میں اپنے والد چارلس ایڈورڈ اسٹیفورڈ سٹبل کی ساتویں لڑکی ہوں میں ۱۸۸۵ء میں حیدر آباد سندھ میں پیدا ہوئی میرے والد بڑے انصاف پسند اور بات کے پکے انسان تھے انہیں ہندوستان اور ہندوستانی لوگوں سے بڑا لگاؤ تھا کبھی کبھی تو وہ خود کو سندھی کہہ دیا کرتے تھے۔

Marfat.com

مرحومہ لکھتی ہیں یہاں میں اسلام کے مطالعہ میں لگی ہوئی تھی کہ اچانک میرے شوہر کا خط آیا کہ اگر میں فوراً انگلستان نہ لوٹی تو وہ مجھے خرچہ دینا بند کر دیں گے...... اس خبر پر مجھے نہ تعجب ہوا اور نہ افسوس میں مسلمان ہو چکی تھی اب میں کسی عیسائی شوہر کی بیوی کیسے رہ سکتی تھی رہا رزق کا مسئلہ! تو یہ اللہ کا دین ہے کم یا زیادہ ملے گا ہی...... عزیر گلؒ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے میرا ہاتھ تھامنے کی پیش کش کی، میں نے بڑے احترام سے اس پیش کش کو قبول کر لیا میں جانتی تھی کہ ان کے یہاں غربت ہے افلاس ہے، پردہ ہے، لیکن میرے لئے تو یہی اللہ کی پسندیدہ جگہ تھی عزیر گلؒ کے گھر میں میں نے سیکھا کہ خود بھوکے رہ کر مہمانوں کی تواضع میں کیا لذت ہے عزیر گلؒ کے گھر میں مجھے زندگی کی حقیقی راحت ملی، وہ نہایت شریف اور مہربان شوہر ثابت ہوئے۔

اللہ کی راہ میں ہجرت کے لئے انہوں نے اپنی اولاد تک کو بھی عمر بھر کے لئے خیر باد کہا جو ان کے انگریز شوہر سے تھی اور یکسوئی سے اسلامی تعلیمات کے حصول میں لگ گئیں حضرت مولانا عزیر گلؒ کی سابقہ اہلیہ (جو حضرت شیخ الہندؒ کی نواسی تھیں) کے انتقال کے بعد حضرت مدنیؒ اور دوسرے اکابر کے مشورہ پر ۱۹۳۶ء میں اس پاکباز خاتون کا نکاح حضرت مولانا عزیر گلؒ کے ساتھ ہوا، اور اس وقت سے لیکر اب تک ساری زندگی ایک ایسے دور افتادہ گاؤں (جس کی آبادی بہ مشکل ۳۰، ۴۰ افراد کی ہوگی) میں بسر کی جو یورپ تو کیا اس ملک کی عام آسائشوں سے بھی محروم تھا اعزہ واقارب کے تقاضوں کے باوجود آخر دم تک ظلمت کدہ یورپ کو چند دن کے لئے بھی جانا گوارا نہ کیا ان کی زندگی حضرت مولانا

Marfat.com

کے ساتھ ایک متوسطہ بلحہ کفاف کی زندگی تھی زندگی بھر ان کا مشغلہ قرآن مجید کا مطالعہ اوراس مین غور و فکر رہا۔

شادی کے بعد انہوں نے حضرت شیخ الہندؒ کے ترجمہ کی روشنی اور مولانا عزیر گلؒ کی رہنمائی میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مکمل کیا جسے اس وقت کے مشاہیر علماء سید سلیمان ندویؒ اور دیگر حضرات نے بے حد پسند کیا مگر افسوس کہ ناشرین کی سرد مہری کی وجہ سے اب تک شائع نہیں ہو سکا معلوم ہوا ہے کہ لاہور مین فیروز سنز والوں نے اس کی اشاعت کی ذمہ داری لی ہے نمونہ کے طور پر اس کا پروف بھی چھپا تھا مگر ان کی بے اعتنائی کی وجہ سے یہ ترجمہ تاحال منظر عام پر نہیں آسکا ۔مرحومہ نے (جو بعد اسلام مدر (ماں) کے نام سے مشہور تھیں ' اسلام کی حقانیت اور دیگر مذاہب کے ساتھ اس کے موازنہ پر ایک کتابچہ بیلنس وے (Balance Way) بھی لکھا ہے قرآن کریم کی اشاعت کی تڑپ کا یہ عالم تھا کہ مرتے وقت بھی وصیت کی کہ ان دیہاتی عوام کو پورے قرآن مجید کا ترجمہ اور مفہوم سمجھا دیا جائے علم و فضل خدا کی دین ہے اور وہ چاہے تو اس دولت سے عورتوں کو بھی سرفرازی بخش دیتا ہے روشنی کے یہ چراغ کبھی مردوں کی شکل میں جلے تو کبھی عائشہؓ اور رابعہ کی شکل میں .... روشنی بہر حال روشنی ہے اور اسے منزل مقصود کا ذریعہ بنتا چاہئے ۔

مرحومہ نے عیسائیت سے بیزاری ' پھر اللہ کی راہ میں ملک و وطن ' مال و اولاد اور عمر بھر کی عیش و راحت کی قربانی قرآن کریم سے شغف اور انہماک کا ایک نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے جو ہم سب کے لئے ایک نصیحت اور قابل تقلید اسوہ ہے

Marfat.com

حضور ﷺ کی زیارت

مولانا عزیر گلؒ کو ایک رات میں گیارہ مرتبہ حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی عشق رسول ﷺ مولانا عزیر گلؒ کا سب سے بڑا سرمایہ تھا اسی دولت نے ان کو ایثار و قربانی اور عظمت کے بلند ترین مقام تک پہنچایا۔

دیوبند کے مشہور عالم و بزرگ حضرت میاں اصغر حسینؒ اور مشہور مجاہد مولانا عزیر گلؒ اسیر مالٹا دونوں حضرت مولانا محمود حسنؒ کے شاگرد آپس میں بے تکلف تھے حضرت میاںؒ صاحب عامل بھی تھے اور عام طور پر مشہور تھا کہ جنات ان کے زیر اثر ہیں مولانا عزیر گلؒ بفضلہ بقید حیات ہیں تقریباً ۴۰ سال پہلے ان کی زیارت ہوئی اس کے بعد ملاقات کا موقعہ نہیں ملا۔

مولانا عزیر گلؒ نے کسی دن حضرت میاں سے بے تکلفانہ انداز میں فرمایا کہ تم بڑے بزرگ بنے پھرتے ہو ہم تو جب جانیں کہ تم ہمیں حضور ﷺ کی زیارت کرادو۔

سردی کا موسم، رات کا وقت تھا میاں صاحب نے مولانا عزیر گلؒ کو کھانا کھلانے میں کافی تاخیر کی پھر نماز عشاء اور چاء وغیرہ میں لگائے رکھا، دیوبند میں اس زمانہ میں آبادی بہت کم، سڑکیں خراب اور بجلی کی روشنی بالکل نہیں تھی رات کے ۱۰، ۱۱ بجے کا عمل ہوگا تو حضرت میاں صاحب نے مولانا سے کہا

Marfat.com

کہ مولانا اب اس اندھیرے میں آپ کہاں جائیں گے ' آپ کا مکان بہت دور ہے سڑکیں صاف نہیں ' بس اب یہاں ہی آرام کیجیے مولاناؒ مان گئے حضرت میاں نے اپنے پلنگ پر مولانا عزیر گلؒ کو لٹادیا ۔

صبح سویرے مولانا عزیر گلؒ نے فرمایا کہ رات ۱۱ دفعہ مجھے حضور ﷺ کی زیارت ہوئی جس کروٹ لیٹتا تھا اسی کروٹ حضور ﷺ کے جمال جہاں آراء سے فیض یاب ہوتا تھا ۔

ہماری نوجوان نسلوں کو جاننا چاہیے کہ مرکز علمی دیوبند کی بنیادوں میں بزرگان ملت کے ایسے مجاہدات شاقہ ' کرامات واضحہ اور تقرب الی اللہ کے زر و جواہر لٹے پڑے ہیں ایک وہ ہمارے بڑے تھے اور ایک ہم ان کے چھوٹے ۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

(ماہنامہ الحق مارچ ۱۹۸۵ء)

Marfat.com

تواضع کی انتہاء ' تاریخی روایات کی اصلاح اور مرحوم کا صائب مشورہ

جب عبدالرحمان نامی ایک شخص نے آپ کے بارے میں سراسر کذب وافتراء پر مبنی کتاب لکھی اور مولانا مفتی سیاح الدین کاکاخیلؒ نے کتاب کا ذکر کر کے تاریخی واقعات اور حقیقت حال معلوم کرنا چاہی تو آپ نے فرمایا :

کوئی ضرورت نہیں ہم نے اس وقت جو کچھ کیا تھا محض خداوند تعالیٰ کی رضا اور اپنے شیخؒ کی خدمت گزاری کے لئے کیا تھا کسی سے بھی بدلہ لینا نہیں اب لوگ جو کچھ کہیں کہتے رہیں کسی اور کی پرواہ نہیں اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے۔

حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

بعض تاریخی روایات کی اصلاح اور مولانا مرحومؒ کا صائب مشورہ :

احقر کی حضرت مولانا عزیر گلؒ سے سب سے پہلی ملاقات اپنے دورہ حدیث کے سال ۱۹۷۸ء میں ہوئی تھی دارالعلوم حقانیہ سے اپنے رفقاء کے ساتھ نماز مغرب کے بعد حضرتؒ کے گاؤں میں حاضری ہوئی ' غضب کی سردی پڑ رہی تھی نماز عشاء کا وقت قریب تھا حضرت مسجد میں تشریف لائے اس وقت حضرتؒ کی صحت بھی اچھی تھی اور بینائی بھی کام کرتی تھی ہم نے بڑھ

Marfat.com

کر مصافحہ کیا مرکز علم دار العلوم حقانیہ اور اس کے بانی شیخ الحدیث مولانا عبد الحق سے نسبت معلوم ہوئی تو اور بھی خوش ہوئے خوب کھانا کھلایا سخت سردی میں ساتھ بیٹھے اور کھلاتے رہے، تفصیل سے استفسارات بھی ہوئے اور حضرتؒ کی بے پناہ شفقتیں بھی حاصل ہوئیں اس وقت کی گفتگو کی صرف دو باتیں یاد رہ گئی ہیں۔

میں نے دریافت کیا حضرت! بعض واعظین بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ الہندؒ پر بڑے مظالم ہوئے تھے اور ان کی کمر میں کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں کوڑوں کے زخم نہ ہوں۔ ارشاد فرمایا نہیں ایسا ہرگز نہیں، یہ خطیب لوگ بھی عجیب ہوتے ہیں یہ سارا افسانہ محض زیب داستاں کے لئے گھڑا گیا ہے حضرت شیخ الہندؒ کو اللہ نے بڑی عظمت اور جلال عطا فرمایا تھا جب مجسٹریٹ کی عدالت میں آئے تو آپ کی عظمت و ہیبت سے مجسٹریٹ کے ہاتھوں سے مقدمہ کی فائل زمین پر گر گئی ان پر کوڑے چلانے کی جرات انگریز کو نہ ہو سکی۔

عرض کیا حضرت! یہ سال میرے دورہ حدیث کا سال ہے اگلے سال کسی بھی فن میں تخصص کا ارادہ ہے آپ رہنمائی فرمائیں ارشاد فرمایا یہ جن لوگوں نے آج جگہ جگہ تخصص کے درجات کھول رکھے ہیں کیا انہوں نے خود تخصص کیا تھا حضرت شیخ الہندؒ، مولانا حکیم الامت تھانویؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ مولانا یوسف بنوریؒ اس وقت زندہ تھے) اور شیخ الحدیث مولانا عبد الحقؒ نے کہاں تخصص کیے ہیں؟ کہ آپ کو تخصص کی پڑی ہوئی ہے پھر ارشاد فرمایا اگر نحو میر اور صرف میر کی تدریس مل جائے تو میرے نزدیک یہ تمام تخصصات

Marfat.com

سے زیادہ نافع ہے ۔

صبح کا مکلّف ناشتہ خود لائے اور پھر اپنے ہاتھوں سے بنا بنا کر کھلاتے رہے

اس کے بعد تو حضرتؒ کے ہاں حاضری عام معمول بن گئی ایک بار استاد محترم مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے ساتھ بھی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ۔

مرحومؒ صدر ضیاء الحق کے بعض اقدامات سے بے حد متاثر تھے اور بار بار فرمایا کرتے تھے عداوت برائے عداوت کی پالیسی کوئی ہوشمندی نہیں اگر ان سے بعض درست اقدامات ہو رہے ہیں اور وہ دینی نقطہ نگاہ سے صحیح ہیں تو ایسے اقدامات کی بھرپور تائید کرنی چاہئے اور مزید بھی انہیں مجبور کر دیا جائے تاکہ اسے مکمل نفاذ شریعت میں کسی بھی لیت و لعل کی گنجائش باقی نہ رہے ۔

آخری ملاقات اور زیارت کی سعادت مندی گذشتہ سال شعبان کے پہلے عشرے میں علماء اور دینی مدارس کے ایک بڑی جماعت کی معیت میں حاصل ہوئی مرحوم بے حد کمزور ہو چلے تھے ' مخدوم زادہ مولانا عبدالرؤف صاحب نے بتایا کہ حضرتؒ کو مصافحہ سے بھی تکلیف ہوتی ہے ۔

اس موقعہ پر بھی سب کی طرف سے احقر کو حضرتؒ سے مصافحہ کی سعادت حاصل ہوئی اس کے بعد زیارت کا شرف اس وقت حاصل ہوا جب آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی مرحوم اب بھی اپنے خدوخال اور شکل وصورت کے اعتبار سے دلکشی اور دلربائی اور چہرہ پر معصومیت کی ردا

Marfat.com

اوڑھے ہوئے تھے چہرہ انور پر اب بھی جلال تھا جی بھر کر نہیں دیکھا جا سکتا تھا تاہم جمال بھی کمال پر تھا دونوں رخسار گلاب کے پھول نظر آتے تھے ۔

مرحوم کی عظیم شخصیت ، جرنیلی قد و قامت ، مجاہدانہ تشخص ، شفقت اور محبت بھری گفتگو کا اب بھی جب تصور آتا ہے تو مرحوم کے مرحوم ہونے کا تصور باقی نہیں رہتا ان کی پوری شخصیت اپنی تمام تابانیوں کے ساتھ نگاہوں کے سامنے آجاتی ہے ۔

وہ کب کے آئے چلے گئے بھی نظر میں اب تک سما رہے ہیں
یہ چل رہے ہیں یہ پھر رہے ہیں یہ آ رہے ہیں یہ جا رہے ہیں
وہی قیامت ہے قد بالا ، وہی ہے صورت وہی سراپا
لبوں کو جنبش نگہ کو لرزش کھڑے ہیں اور مسکرا رہے ہیں

Marfat.com

ادارۃ العلم والتحقیق کی عظیم علمی تحقیقی اور تاریخی

ایک نادر تحفہ　**پیشکش**　ایک عظیم خوشخبری

تَوضِیحُ السُّنَن

[illegible]

شرح آثار السنن للامام النیمویؒ

منظر عام پر آگئی ہے

حدیث کی جلیل القدر کتاب آثار السنن للعلامہ محمد بن علی النیمویؒ کی مبسوط، مفصل اور مدلل اردو شرح ——— محقق العصر مولانا عبد القیوم حقانی کی آثار السنن سے متعلق پانچ سالہ تدریسی تحقیقی، درسی افادات اور نادر تحقیقات کا عظیم الشان علمی سرمایہ

اردو زبان میں پہلی شرح منصۂ شہود پر

چند خصوصیات

○ علم حدیث اور فقہ سے متعلق مباحث کا شاہکار ○ مسلک احناف کے قطعی دلائل اور دلنشین تشریح ○ معرکۃ الآراء مباحث پر مفصل اور معتدلانہ کلام ○ محدثینؒ اور سلف صالحینؒ کے معارف و نکات کا مجموعہ ○ علم حدیث کے نادر مباحث کا عظیم ذخیرہ ○ ائمہ متبوعین کے استنباطات اور حنفیت کا دائرۃ المعارف ○ دیانت دارانہ تجزیے، تحقیقی اور بہترین وجوہِ ترجیح ○ انداز بیان نہایت عام فہم سادہ سلیس، اعراب، ترجمہ، مفصل مقدمہ اور تحقیقی تعلیقات اس پر مستزاد ○

کاغذ، کتابت، طباعت، جلد بندی غرضیکہ ہر لحاظ سے معیاری اور شاندار، اساتذہ، طلباء اور علماء کرام کے لیے تحفۂ نایاب

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ

خالق آباد ضلع نوشہرہ (سرحد) پاکستان

Marfat.com

جامعہ ابی ہریرہ کی ایک تحقیقی اور علمی پیش کش

ہدایہ اور صاحب ہدایہ

(تالیف)

مولانا عبدالقیوم حقانی

جس میں صاحب ہدایہ کی سیرت وسوانح، علمی مقام، تصانیف وخدمات ہدایہ کی خصوصیت و اہمیت، فقہی مقام و جامعیت، اسلوب بیان فضل وامتیاز، اصطلاحات، مسامحات، رموزوارشادات، شروح وحواشی اور دیگر موضوعات پر سیر حاصل مباحث۔

صفحات 80 ہدیہ 33 روپے صرف

ناشر

القاسم اکیڈمی

جامعہ ابوھریرہ خالق آباد نوشہرہ (سرحد) پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

معروف سکالر محقق عالم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کی
سرپرستی میں شائع ہونیوالا معروف اور مقبول رسالہ

"ماہنامہ القاسم"

اشاعت و استفادہ کے مرحلوں میں کامیابی سے رواں دواں ہے

- علمی اور تحقیقی مضامین
- حالات حاضرہ پر جاندار تجزیے
- جامع اداراتی تحریریں اور تبصرے
- جدید موضوعات اور مقالے و شذرات
- فرق باطلہ کا بھرپور تعاقب
- مغربی تہذیب و افکار کا کامیاب آپریشن
- تجزیہ و تحقیق کا نرالا معیار
- استنباط و استدلال کا محکم اسلوب
- سنت کی دلکش کرنوں کا حسین پرتو
- الجماعت کے جلو میں تاریخ کا ایمان افروز سفر
- اکابر علماء، مشائخ، دانشوروں اور معروف سکالرز کے رشحات قلم
- عالم اسلام، عالمی اسلامی تحریکوں بالخصوص طالبان افغانستان، مجاہدین کشمیر اور تمام اسلامی ممالک میں جبر و استبداد سے برسرپیکار دینی اور جہادی قوتوں اور مسلم اقلیتوں کی خبریں اور مسائل۔

تعارفی مہم جاری ہے پہلا پرچہ مفت منگو

فی پرچہ 15 روپے سالانہ 160

رابطہ:۔

دفتر ماہنامہ القاسم، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد [illegible]
صوبہ سرحد پاکستان فون و فیکس 630237 - 630611 [illegible]

7929

Marfat.com